Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱	۷ رمضان سنہ ۱۳۹۷ھ ؛ ۲۳ ظہور سنہ ۱۳۵۶ ہش ؛ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ ظہور ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ گذشتہ آٹھ ماہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں پرانی بیماری کے باعث دائیں گھٹنے کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا تھا پہلے چودہ ہفتے تک پلستر لگا رہا جب کھولا تو ابھی کچھ نقص باقی تھا اس لئے ۷ راگست کو دوبارہ پلستر لگا دیا گیا ہے ۔ احبابِ جماعت خاص التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے ۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :-

"اصل جو ریکارڈ ہے حساب وغیرہ رکھنے کا یا رجسٹر وغیرہ مکمل کرنے کا اس کا انتظام ضلع کی جماعتوں کو کرنا چاہیئے اگر نہ کر سکیں تو پھر بڑی جماعتوں کو آزادانہ طور پر یہ کہا جائے کہ جس طرح وہ دوسرے چندوں کا حساب رکھتے ہیں اسی طرح یہ حساب بھی رکھیں لیکن نگرانی ضلعی نظام کرے تاکہ حسابات شروع سے بالکل صاف اور ستھرے ہوں کسی وقت بھی ہمیں یہ پریشانی نہ ہو کہ دس پندرہ دن تک پانچ سات آدمی لگیں گے تب حساب کی صحیح شکل ہمارے سامنے آئے گی"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عید الفطر تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہو سکے گی ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں ہے

یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے

"مومنِ کامل کی پاک تبدیلی کے ساتھ خدا تعالیٰ بھی ایک نئی صورت کی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے انسان کو اپنے لئے پیدا کیا ہے کیونکہ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کرے تو اسی دن سے بلکہ اسی گھڑی سے بلکہ اسی دم سے خدا تعالیٰ کا رجوع اس کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور وہ اس کا متولی اور متکفل اور حامی اور ناصر بن جاتا ہے اور اگر ایک طرف تمام دُنیا ہو اور ایک طرف مومنِ کامل تو آخر غلبہ اسی کو ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنی محبت میں صادق ہے اور اپنے وعدوں میں پُورا ۔ وہ اس کو جو درحقیقت اس کا ہو جاتا ہے ہرگز ضائع نہیں کرتا ایسا مومن آگ میں ڈالا جاتا ہے اور گلزار میں سے نکلتا ہے وہ ایک گرداب میں دھکیل دیا جاتا اور ایک خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتا ہے ۔ دشمن اس کے لئے بہت منصوبے کرتے اور اس کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے کیونکہ وہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ہوتا ہے ... وہ جو اپنے تمام دل اور تمام جان اور تمام ہمّت کے ساتھ خدا کا ہو گیا ہے وہ نامراد ہرگز نہیں ہوتا اور اس کی عمر میں برکت دی جاتی ہے اور ضرور ہے کہ وہ جیتا رہے جب تک اپنے کاموں کو پُورا نہ کرے ۔

تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں ہے ۔ یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے"

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۲ تا صفحہ ۸۳)

"خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے اس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبّت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبّت میں محو ہو جاتا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۲۳ اگست ۱۹۷۷ء

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا اصل معیار

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اجر و ثواب، افضال و انعامات اور فوز و فلاح کو صرف زبانی ایمان کے ساتھ نہیں بلکہ ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔
چنانچہ کہیں اس نے یاور کرایا ہے:-
"وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰی" (الکھف آیت ۸۹)
یعنی جو ایمان لائے گا اور نیک اور مناسب حال عمل کرے گا اس کے لئے خدا تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال کے بدلہ میں اچھا انجام مقدر ہے۔
اور کہیں اس نے یہ بشارت دی ہے:-
"اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ٥" (الرعد آیت ۳۰)
یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اور مناسب حال عمل کئے ہیں ان کے لئے قابلِ رشک حالت اور بہترین واپسی کی جگہ مقدر ہے۔
اور کہیں فرمایا ہے:-
"وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ٥" (فاطر آیت ۸)
یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے ان کے حصہ میں بخشش اور بہت بڑا انعام ہے۔
اور کہیں یہ تسلی دی ہے کہ اعمالِ صالحہ کے مطابق ہی اجر نہیں ملے گا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر فضل کیا جائے گا جیسا کہ فرمایا:-
"فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ج" (النساء آیت ۱۷۴)
یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انہیں وہ ان کے اعمالِ صالحہ کے پورے پورے بدلے دے گا اور یہی نہیں بلکہ اپنے فضل سے انہیں اس سے بھی بڑھ کر دے گا۔
اور کہیں ان کو بے اندازہ اجر سے نوازنے کی خوشخبری دے کر ان کے دلوں کو ان الفاظ سے شاد کام کیا ہے:-
"اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ٥" (الانشقاق آیت ۲۶)
یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے مناسب حال عمل کئے انہیں ایک نہ ختم ہونے والا نیک اجر ملنے والا ہے۔
الغرض یہ اور ان جیسی بہت سی دوسری آیات اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ اجر و ثواب اور فضل و انعام اور فوز و فلاح کے لئے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کا بجا لانا از بس ضروری ہے۔
اس میں شک نہیں کہ ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی بنیادی اہمیت بہر طور مسلّم ہے لیکن جس طرح اجر و ثواب کے لئے محض زبانی ایمان کافی نہیں ہے اسی طرح محض ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری بھی کلیتہً کافی نہیں ہے بلکہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کا ایک خاص معیار پر پورا اترنا ضروری ہے۔ اگر اعمالِ صالحہ ایک خاص معیار پر پورے نہ اتریں تو پھر وہ حبط بھی ہو جاتے ہیں اور ثواب ملنا تو درکنار الٹا وہ عذاب کی تمہید ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے بعض نمازیوں اور دکھاوے کے طور پر نیک اعمال بجا لانے والوں کو ہلاکت سے ڈرایا ہے جیسا کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ٥ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ٥ لا الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ٥ لا وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ٥ سے ظاہر ہے۔ اسی طرح اس نے بعض لوگوں کے اطاعت سے انحراف کا ذکر کر کے ان کے نیک اعمال کے اکارت جانے کا بھی بار بار ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے جو ظاہری طور پر ایمان لے آئے تھے اور بظاہر نیک اعمال بھی بجا لا رہے تھے لیکن فی الحقیقت ان کے دلوں میں کھوٹ تھا، فرماتا ہے:-
"ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ٥" (محمد آیت ۲۹)
ترجمہ: یہ اس لئے ہوگا کہ جس بات کو اللہ نے ناپسند کیا وہ اس کے پیچھے چل پڑے اور خدا کی رضا کی جستجو کو ناپسند کیا۔ سو خدا نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ خاص معیار کیا ہے جس پر نیک اعمال کا پورا اترنا ضروری ہے سو اس کا مختصر جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ نیک اعمال کا تقویٰ کی روح سے مملوء ہونا ضروری ہے یعنی جن اعمال میں تقویٰ کی روح نہیں ہوتی وہ حبط ہو جاتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-
"اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ٥" (المائدہ آیت ۲۸)
یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کے نیک اعمال قبول کرتا ہے۔
اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے اور نیک اعمال بجا لانے والوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے ظاہری دعویٔ ایمان اور نیک اعمال پر تکیہ نہ کریں بلکہ پہلے اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں اور پھر صحیح معنوں میں ایمان لائیں اور نیک اعمال بجا لائیں اور پھر یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ چونکہ وہ متقی بن گئے ہیں اس لئے ان کے نیک اعمال ضرور قبولیت کے لائق ٹھہریں گے بلکہ تقویٰ میں مسلسل ترقی کرنے کی فکر میں لگے رہیں اور احسان کے مقام پر قائم ہو کر نیکیاں بجا لائیں یعنی نیک اعمال بجا لانے میں صرف اپنا ہی فائدہ مدنظر نہ رکھیں بلکہ دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی بھی ہمہ دم ان کے پیش نظر رہے۔ اسی لئے فرمایا:-
"لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ٥" (المائدہ آیت ۹۴)
یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہیں جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، پھر تقویٰ میں اور ترقی کریں اور ایمان لائیں، پھر تقویٰ میں مزید ترقی کریں اور احسان کے مقام پر فائز ہو کر نیک اعمال بجا لائیں تو جو کچھ بھی وہ کھائیں گے اس پر انہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اللہ احسان کے مقام پر فائز ہو کر نیکیاں کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی باور کرایا ہے کہ محض ایمان لانا اور نیک اعمال بجا لانا کافی نہیں ہے بلکہ ایمان لانے اور نیک اعمال بجا لانے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو تقویٰ کے وصف سے متصف کریں اور پھر اس کے زیر اثر از سر نو ایمان لائیں اور اعمالِ صالحہ بجا لائیں اور نہ صرف یہ بلکہ تقویٰ میں ترقی کریں اور پھر اپنے آپ کو ایک نئے اور پختہ تر ایمان سے مزین کریں اور پھر تقویٰ میں مزید ترقی کر کے نیک اعمال بجا لانے میں دوسروں کو فائدہ پہنچانے اور ان کی بھلائی اور خیر خواہی میں کوشاں ہونے کو اپنا شعار بنائیں۔ اس کے بغیر وہ خدا تعالیٰ کے محبوب نہیں بن سکتے۔ دراصل جب تک مومن تقویٰ میں مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہو کر اعمالِ صالحہ بجا لائے اس وقت تک اعمال کے حبط ہونے کا خطرہ دور نہیں ہوتا۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کا اصل معیار تقویٰ ہے۔ ایسا تقویٰ جو ترقی پذیر کیفیت سے مالا مال ہو۔
وہ ظاہری مومن جن کے نیک اعمال کی بنیاد تقویٰ پر نہیں ہوتی ان کے اعمال اس لئے حبط ہو جاتے ہیں کہ وہ عُجب اور خود پسندی کے مرض میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگتے ہیں۔ اس طرح مشیخت کا تکبر ان میں جڑ پکڑ کر انہیں اخلاص سے عاری کرتا چلا جاتا ہے اور وہ سراسر غلط راہ پر گامزن ہوتے ہوئے خدا اور رسول کے نام پر اولوالامر کی اطاعت سے روگردانی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں حالانکہ خدا اور رسول نے ہی خود اولوالامر کی اطاعت کو بھی لازمی قرار دیا ہے برخلاف اس کے جو لوگ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں اور اس میں مسلسل ترقی کر رہے ہوتے ہیں وہ عاجزی اختیار کرتے اور غریبی اور مسکینی سے خدا اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھتے چلے جاتے ہیں اور اس سے سرمو انحراف کو موجب خسران گردانتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی حفاظت اور ان کے مثمر ثمرات ہونے کے لئے دعاؤں کے علاوہ عاجزی اور مسکینی کو اپنا شعار بنانے کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پر بے ایمانی تکبر اور انانیت سے پیدا ہوتی ہے۔"
(الحکم۔ ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء)
الغرض وہ معیار جس پر ایمان اور اعمالِ صالحہ کا پورا اترنا ضروری ہے تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہی سے عاجزی انکساری اور حلیمی کے اوصاف اجاگر ہوتے ہیں اور تکبر اور انانیت کی جڑ کٹتی ہے اور اعمال کے حبط ہونے کا امکان کالعدم ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان باللہ کا زبردست ثبوت

ماہِ رمضان کے روزے

(محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ و افریقہ غربیہ)

ہر ایک عقلمند انسان اس بات پر گواہ ہے کہ وہ خود بخود نہیں، نہ اس کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے اور نہ اس کی موت اس کے اختیار میں ہے۔ اور جن چیزوں پر اس کی اس دنیاوی زندگی کا دارومدار اور انحصار ہے یعنی آگ، پانی، ہوا اور مٹی، ان پر بھی وہ کوئی دخل اور اختیار نہیں رکھتا اور یہ عناصر اربعہ اس کی اپنی پیدائش سے بھی پہلے موجود ہیں۔ اور اگر وہ اپنے باپ دادوں کی زندگیوں پر بھی نظر دوڑائے تو اسے اس بات کے اعتراف کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ یہ عناصر اربعہ جن سے ہر انسان مرکب ہے اور جن پر اس کی زندگی کا دارومدار ہے یہ تمام عناصر، یہ زمین یہ آسمان، یہ سورج یہ چاند، یہ پانی سب کے سب اس کے آباؤ اجداد سے بھی پہلے کے موجود ہیں اور جس طرح کوئی عقلمند انسان یہ خیال نہیں کرسکتا کہ یہ خود بخود اُگ آئے کرۂ زمین اور یہ افلاک اور یہ ہوا اور یہ پانی جو زمین کے اندر بسا ہوا ہے اور وہ پانی جو بادلوں کے ذریعہ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور یہ سورج کا ایک گولہ جو ساری دنیا کو منور اور گرم رکھتا ہے اور موسموں میں تغیر و تبدل اس کے ذریعہ کائناتِ عالم میں پیدا ہوتا ہے یہ خود بخود ہی ہوں گے کوئی مدبر بالارادہ ہستی ان کی خالق و مالک نہیں! اور پھر زمین و آسمان میں اچانک ان تغیرات کا پیدا ہو جانا جو پہلے کسی انسان کی کتاب یا تاریخ میں مندرج نہیں، یہ بھی سب کچھ خود بخود ہی ہوتا رہتا ہے! بلکہ ہر ایک عقلمند انسان، جو درحقیقت عقل رکھتا ہے، اسے اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ درحقیقت اس کائناتِ عالم کا جن میں سے بعض کائنات ہمیں اپنی ظاہری آنکھوں سے نظر آتی ہیں اور بعض آنکھوں سے تو نظر نہیں آتیں مگر انسان کے حواسِ خمسہ کے ذریعہ ان کا علم ہوتا ہے اور وہ باریک در باریک اور لطیف در لطیف ہیں، وہ ایک خالق و مالک ہستی کا ثبوت دے رہی ہیں اور ہر طرف سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی (کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں تو ضرور بالضرور ہمارا رب ہے) کی آواز آرہی ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ کارخانۂ عالم انسانوں کے لئے باعثِ رحمت ہونے کے بجائے باعث نقمت ہو اور اس دنیا میں کوئی قانون نہ ہو بلکہ لاقانونیت اور افراتفری کا مظاہرہ ہر طرف اس عالم میں ہو رہا ہو۔ اگر گندم بوئیں تو اس کی بجائے انگور اُگ رہے ہوں اور اگر گنے کاشت کریں تو اُن کی جگہ کدو نکل رہے ہوں اور چاول کاشت کریں تو اُن کی بجائے چنے یا جری یا باجرہ اُگ رہا ہو اور اگر آگ جلانا چاہیں تو اس کی بجائے برف بن رہی ہو اور سورج آج صبح چھ بجے نکل رہا ہو تو کل آٹھ بجے نکل رہا ہو اور پرسوں دس بجے نکل رہا ہو، کیونکہ یہ تو اس کی مرضی پر منحصر ہوگا کہ اگر چاہے تو نکل آئے اور چاہے تو نہ ہی نکلے، ایک دو دن آرام ہی کرتا رہے! اور چاند کبھی ۲۹ دن کے بعد نیا نکل آیا کرے اور چاہے تو دو تین چار پانچ راتیں نہ ہی نکلے! کون ہے جو اسے کہہ سکے کہ تم اپنے وقت پر کیوں طلوع نہیں ہوئے؟ یا غروب کیوں نہ ہوئے؟

غرضیکہ ہر عقلمند انسان اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اس بات کا اقرار کرے کہ ضرور بالضرور اس کا کوئی خالق و مالک ہے جس کے حکم اور مشیّت سے یہ کام ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے اور عقلمند انسان کا فرض ہے کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کے خالق و مالکِ حقیقی کی رضا یا حکم کے خلاف ہو اور اگر خدانخواستہ وہ اپنے اس خالق و مالکِ حقیقی کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کا محاسبہ ہوگا اور بُرے کام کی بُری سزا ملے گی کیونکہ جب ہر ایک مخلوق کے لئے ایک قانون بنا دیا گیا تو پھر اس کی خلاف ورزی پر سزا ملنا ایک طبعی بات ہے کیونکہ ہر انسان دیکھتا ہے کہ جب وہ کسی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے جو اس کے بھائی بندوں نے ہی بنایا ہو تو وہ اپنے بھائی بندوں کی گرفت اور سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتا تو پھر وہ یہ کیسے خیال کرسکتا ہے کہ وہ اپنے خالق و مالکِ حقیقی اللہ تعالیٰ کے کسی قانون کی خلاف ورزی کرکے یا اس کی ذات ہی کا اقرار و اعتراف نہ کرکے کسی فائدہ یا بھلائی کی توقع رکھ سکتا ہے؟

مختصراً یہ کہ ہر عقلمند انسان اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانے کے لئے مجبور ہے اور اس کے قوانین (جنہیں ہم سُنّتُ اللہ کہتے ہیں) کی اطاعت کرنے پر مامور ہے۔ لیکن انسانوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اس بصیرت سے محروم ہے۔ اس کی زندگی کا نصب العین یا دارومدار کھانے پینے، پہننے اور جوان ہو کر جوانی کی انتہائی لذت نکاح و شادی ہی ہے اور اس کے بعد اس شادی کے جو نتائج نکلتے ہیں یعنی بچے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں، ان کا پرورش کرنا اور ان کو اپنی روش پر چلانا اور ان کی شادیاں کر دینا ہی ہوتا ہے۔ وہ زبان سے تو اس بات کا اقرار کرلیں گے کہ ہم اپنے خدا پر ایمان رکھتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان کی حقیقی تاثیر ان میں باقی نہ جائے گی کیونکہ وہ اس کے احکام کو پس پشت ڈالنے والے ہوں گے اور کبھی بھولے سے بھی ان کو یقین نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ درحقیقت موجود بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ مشیّتِ الٰہیہ نے اپنی ذات کو ان آنکھوں سے چھپا کر رکھا ہے۔ وہ ان مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا اور نہیں آسکتا اور وراء الوراء ہی رہتا ہے جسے ہم غیب کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں لیکن عقلمند انسان اس غیب کو اپنے سامنے دیکھتا ہے اور جاہل باوجود دعوئ ایمان کے اس پر حقیقی ایمان نہیں رکھتا اور دل میں کہتا ہے "ایہہ جگ مٹھا اگلا کن ڈٹھا" اور ان کے اسی وسوسہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ۔

کہ بس زندگی یہی ہے کہ جو ہم اس وقت جی رہے ہیں۔ خود ہی زندہ ہو جاتے ہیں اور پھر خود ہی مر جائیں گے اور زمانہ کا تغیر ہی ہمیں ہلاک کردے گا۔

لیکن ہمارے خدا نے حقیقی طور پر اپنے اوپر ایمان لانے والوں اور صرف مُنہ سے ہی ایمان دار کہلانے والوں اور دل ایمان سے خالی ہونے والوں کیلئے اپنی پاک اور کامل کتاب قرآن شریف میں ایک امتحان رکھ دیا تا ہر شخص خود بخود یہ معلوم کرے اور دوسروں کو بھی علم ہو جائے کہ کیا وہ درحقیقت اپنے دل کی گہرائیوں سے اپنے خالق و مالک پر ایمان لاتا ہے یا نہیں اور وہ اس طرح کہ اس نے حکم دے دیا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

کہ اے لوگو! تم جو کہتے ہو کہ ہم خدا تعالیٰ پر ایمان لاچکے ہیں میں تم پر روزے رکھنے فرض کرتا ہوں جیسا کہ میں نے ان لوگوں پر فرض کئے تھے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا تم متقی بن جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آگے اس کی تشریح فرما دی کہ یہ روزے ہر دعویٰ ایمان رکھنے والے پر فرض ہوں گے جو رمضان کے مہینہ میں موجود ہو اور پھر رمضان کا مہینہ بھی ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ گویا ماہِ رمضان کے روزے وہی رکھے گا جو درحقیقت خدا تعالےٰ پر حقیقی ایمان رکھنے والا اور اس سے ڈرنے والا ہوگا کیونکہ متقیوں کی پہلی صفت ہی یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

وہ خدا پر جو غیب الغیب ہے ایمان رکھتے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ وہاں بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں جہاں کوئی ان کو دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ گویا ماہِ رمضان میں روزے رکھنا طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک ہر اس چیز کے استعمال سے جس پر انسانی زندگی کا دار و مدار ہے پرہیز کرنا اور ذکرِ الٰہی میں دن اور رات کا ایک حصہ گزار دینا سراً و جہراً اس پر قائم رہنا کہ خواہ اسے کوئی دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو وہ خدا تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کے لئے کہ یہ میرے مولیٰ کریم کا حکم ہے کہ تم اپنے ایمان کا اس طرح امتحان دو کہ معینہ وقت تک میری کسی چیز کو کھاؤ پیو مت اور تمام نفسانی لذات اور عیش و عشرت کو طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک چھوڑ دو اور ان کی بجائے مجھے یاد کرنے میں لگے رہو اور نہ صرف یہ کہ ایک دن یا دو دن یا تین دن بلکہ سال کے بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ اور ۳۶۵ دنوں میں سے ۳۰ دن متواتر یہ مجاہدہ بجا لانا حقیقی مومن باللہ اور بالرسول ہونے کا نشان ہے اور نہ صرف ساری عمر میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلکہ جب تک زندہ رہیں ہر سال ۲۹۔۳۰ دن تک یہ مجاہدہ بجا لانا ایسے ہی مومنوں کا کام ہے جو حقیقی مومن ہیں جن کے ایمان میں کسی نفاق کی ملونی نہیں اور ایسا مجاہدہ ہر سال وہی شخص کر سکتا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کے حکم کا تابع کر دیا ہے اور جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار ہے لیکن جو شخص زبان سے تو اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے مگر اس کا دل ایمان سے خالی ہے وہ کبھی اس مجاہدہ کی آگ میں کود نہیں سکتا۔ وہ روزہ سے بھاگے گا۔ جب کسی کا ڈر ہو تو روزہ رکھ لے گا۔ جب لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوگا تو کھا پی لے گا اور خوش ہوگا کہ یہاں تو مجھے کوئی دیکھ نہیں رہا اور جب باہر آئے گا تو اپنے آپ کو روزہ دار ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا تا ایسا نہ ہو گو کہ اس کے ایمان باللہ کی حقیقت دوسرے لوگوں پر کھل جائے اور اس طرح وہ خود اپنے عمل سے ثابت کر دے گا کہ وہ خدا تعالیٰ پر صرف زبان سے ایمان لانے کا دعویدار ہے مگر اس کا دل ایمان سے خالی ہے اور مرنے کے بعد کہے گا يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا۔ کاش میں بھی وہی کام کرتا جو خدا کا رسولؐ کیا کرتا تھا اور اسی راستہ پر چلتا جس پر خدا کا رسولؐ چلا کرتا تھا۔

ہاں یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کمزور بندوں کے لئے شفیق بھی ہے اس لئے اس نے ارشاد فرمادیا کہ جو تم میں سے بیمار یا مسافر ہوں وہ دوسرے دنوں میں یہ مجاہدہ مکمل کریں تا وہ بھی ان انعامات میں شریک رہیں جو رمضان میں روزہ رکھنے والوں کے لئے مقدر کئے گئے ہیں اور نہ
از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمانِ تست
کے مصداق ہوں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) کی سلور جوبلی

گزشتہ ماہِ جون میں تعلیم الاسلام احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول غانا کی سلور جوبلی منائی گئی۔ اس تقریب کے انعقاد کا فیصلہ گزشتہ سال سکول کے اولڈ بوائز کی ایک میٹنگ میں کیا گیا تھا۔ چیئرمین سکول مینجمنٹ کمیٹی مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کی تجویز کہ سکول کے بانی اساتذہ کو بھی اس تقریب میں مدعو کیا جاوے منظور کی گئی۔ چنانچہ پاکستان سے مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب اور لندن سے سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر مکرم سفیر الدین بشیر احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے مکرم طاہر سفیر صاحب نے اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ سابق ہیڈ ماسٹر و پرنسپل صاحبان کی شرکت نے اس تقریب کی خوشیوں کو دوچند کر دیا بلکہ ان کی شرکت سکول اور جماعت احمدیہ کی شہرت کا باعث بنی اور ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات میں کے پیغامات اور انٹرویو نشر ہوئے جو ملک میں جماعتِ احمدیہ کی عزت و وقار کا باعث ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تقریب کی صدارت کے فرائض اشانٹی قبیلہ کے بادشاہ جو ملک کے ہاؤس آف چیفس کے صدر بھی ہیں نے سرانجام دینے تھے لیکن اچانک اکرا بلائے جانے کی وجہ سے وہ اس موقعہ پر تشریف نہ لا سکے۔ چنانچہ صدارت کے فرائض مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر جماعتہائے احمدیہ مشن غانا نے ادا کئے۔ غانا کے کمشنر آف ایجوکیشن یعنی وزیر تعلیم کے علاوہ محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران، سکول کے اولڈ بوائز جو آجکل غانا کے اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ پیراماؤنٹ چیفس، غیر ملکی نمائندے، ریڈیو، ٹیلیویژن اور پریس کے نمائندے، جماعت کے میڈیکل سنٹرز کے ڈاکٹر صاحبان و مرکزی مبلغین اور احمدی اساتذہ بھی حاضر تھے۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کی غانا میں تعلیمی خدمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح کسی زمانہ میں گھانا کے مسلمانوں میں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ ماڈرن تعلیم ایک مسلمان کو کافر بنا دیتی ہے اسلئے کسی مسلمان کے لئے ایسی تعلیم کا حاصل کرنا جائز نہیں اور اسی بنا پر اس سکول کی مخالفت بھی ہوئی لیکن یہ خلافت احمدیہ کی برکت تھی کہ ان نامساعد حالات میں ہمارے پیارے آقا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر مبلغین کرام نے اس سکول کی بنیاد ڈالی اور آج کی تقریب اور حاضرین گواہ ہیں کہ اس سکول کے قیام نے مسلمانوں اور ملک کی جو خدمت کی ہے ملک غانا کی تاریخ اسے سنہری حروف سے یاد رکھے گی اور یہاں نے مسلمانوں کے اس عقیدے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے کہ ماڈرن تعلیم مسلمانوں کیلئے ناجائز ہے۔ آج ہزاروں بچے اس سکول سے فارغ ہو کر ملک و قوم کی خدمت کا اہم فریضہ ادا کر رہے ہیں اور ملکی استحکام میں ان کا اہم حصہ ہے اور سکول نے یہ باور کرا چھوڑا ہے کہ جماعتِ احمدیہ بلا امتیاز مذہب، نسل، قوم، انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔

مکرم صدر صاحب کی تقریر کے بعد جناب وزیر تعلیم نے اپنی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے تعلیمی میدان میں دوسرے مسلمانوں کی قابلِ قدر خدمت کی ہے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب، مکرم طاہر سفیر صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور سکول کے وہ دن یاد دلائے جبکہ انہوں نے بڑے مشکل حالات میں اس سکول کو چلایا اور افسران بالا، حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کیا کہ یہ سکول خدا کے فضل اور ان لوگوں کی کوششوں سے آج ملک میں تعلیمی میدان کی صفِ اوّل میں شامل ہو چکا ہے۔

انہوں نے اپنی تقاریر میں سکول کی اسلامی روایات کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہی زندگی کی حقیقی اقدار ہیں جن کے ذریعہ انسان برائیوں سے بچنے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کی توفیق پاتا ہے اور یہی علم کا اصل مقصد ہے۔

سلور جوبلی کے پروگراموں میں ایک عشائیہ، کھیلیں اور تعلیمی پروگرام بھی تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہے اور ہزاروں حاضرین کی دلچسپی کا موجب بنے۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات نے پورا ہفتہ اس تقریب کی بہت پبلسٹی کی اور نہایت اچھے الفاظ میں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ ان خبروں کو نشر کیا۔

اس بات میں شک نہیں کہ یہ تقریب جماعت کی شہرت، عزت اور وقار کا باعث بنی اور جماعت احمدیہ غانا کو تبلیغی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچا۔

مشہور ملکی اخبارات GRAPHIC، روزنامہ SPECTATOR اور جماعت کے اخبار GUIDANCE (گائیڈنس) نے پبلسٹی کا اہم رول ادا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(مرسلہ:۔ وکالت تبشیر)

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ سے مختلف اعصابی امراض، دورانِ سر اور معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے رمضان المبارک کے قبولیتِ دعا کے شب و روز میں خاص طور پر درخواستِ دعا ہے۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۱۸

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ کی تفصیل کی اگلی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ یہ یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء کی وصولی ہے اس کے بعد کی وصولی آئندہ شائع کی جائے گی۔ ابھی تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی اور ضرورت ہے مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے۔ اس لئے تمام لجنات کو چاہیئے کہ پوری جدوجہد سے اس چندہ کی وصولی کریں اور جلد کریں تاکہ یہ کام ختم ہو کر دوسری طرف توجہ کی جا سکے جو چندہ ادا کر چکی ہیں وہ اپنے ادا شدہ چندہ کا نصف اور ادا کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مکرمہ اکبری بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اقبال صاحب	دار الیمن شرقی ربوہ	۱۰۰/-
" انوری بیگم " " شریف احمد صاحب صدیقی	"	۱۰/-
" اللہ رکھی صاحبہ " چوہدری راج ولی صاحب	"	۱۰/-
" رفعت یاسمین بنت "	"	۵۰/-
" شہناز بیگم صاحبہ اہلیہ ظہور احمد صاحب	"	۱۲/-
" رضیہ بیگم صاحبہ " رشید احمد صاحب	"	۲۰/-
" سعیدہ مظفر صاحبہ بنت منظر حسین صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۳۵/-
محترمہ رالجیبی بی صاحبہ	بھیرہ ضلع سرگودہا	۱۲/-
" فضل النساء صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب پراچہ	بھیرہ	۲۰/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب پراچہ	"	۳۰/-
" سلیمہ بیگم صاحبہ " گلزار احمد صاحب پراچہ	"	۵۰/-
" زینب النساء صاحبہ والدہ عبد السمیع صاحب	"	۱۵/-
" صفیہ پراچہ صاحبہ اہلیہ ساجد جمیل صاحب ملک	"	۱۰۰/-
" افتہ الرحمن پراچہ صاحبہ بنت عبد الرؤف صاحب پراچہ	"	۱۰/-
" بشریٰ صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ مخدوم واجد حنیف صاحب	میانی ضلع سرگودہا	۱۰/-
" " ڈاکٹر محمود احمد صاحب	"	۱۰/-
" اہل خانہ حکیم محمد رمضان صاحب	"	۱۵/-
" اہلیہ صاحبہ مخدوم الطاف احمد صاحب	"	۱۰/-
" والدہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ مخدوم محمد اجمل صاحب	"	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد طفیل صاحب	چک ۲۶۱ ضلع لائلپور	۱۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	بھیرہ	۱۸/-
" "	چک ۳۲/۵۵ رحیم یار خان	۱۵/-
" "	چک ۳۳۲ ج ب لائلپور	۱۵/-
" "	سرگودہا	۳۰۲/-
" "	خانیوال	۲۴/-
" "	وزیر آباد	۱۹۶/-
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ اختر حسین صاحب	سانگلہ ہل	۳۵/-
" شہناز اختر صاحبہ " ڈاکٹر طفیل نسیم صاحب	"	۵۰/-
" فاطمہ بیگم صاحبہ بنت حکیم دوست محمد صاحب	"	۱۰/-
" سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی سمیع اللہ صاحب	"	۲۰/-
" سائرہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" نسیم اختر صاحبہ اہلیہ سراج دین ظفر صاحب	"	۱۰/-
" انور بیگم صاحبہ " مشتاق احمد صاحب	"	۱۰/-
" زینب بی بی صاحبہ والدہ عبد اللہ صاحب	"	۱۰/-
" مسرت اختر صاحبہ " شکیل احمد صاحب	"	۳۰/-
" ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الغفور صاحب	"	۱۰/-
" عائشہ بی بی صاحبہ	"	۲۰/-
" رسول بی بی صاحبہ	"	۱۰/-
" سلطان بی بی صاحبہ اہلیہ شریف عالم صاحب	"	۱۰/-

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ عبد اللہ صاحب	سانگلہ ہل	۱۰/-
" سلیمہ خاتون صاحبہ " چوہدری محمد حسین صاحب	"	۲۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۳۷/-
محترمہ رحیم خاتون صاحبہ	لودھراں	۲۰/-
" رحمت بی بی	"	۲۰/-
" رحمت بیگم	"	۱۰/-
" حمیدہ بیگم	"	۱۰/-
" ممتاز بیگم	"	۱۰/-
" امۃ اللہ سلیم	"	۲۰/-
" محمودہ خانم	"	۲۰/-
" بشریٰ پروین	"	۱۵/-
" بشریٰ بی بی	"	۱۵/-
" سعیدہ بی بی	"	۱۰/-
" ناظمہ بیگم	"	۱۰/-
" غفورہ بیگم	"	۱۰/-
" غلام فاطمہ	"	۱۵/-
" رحمان بی بی	"	۳۵/-
" صغراں بیگم	"	۱۰/-
" ہاجرہ بیگم	"	۱۱/-
" منصورہ بیگم	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۴۲/-
" "	سکھر	۲۳/-
محترمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب	ربوہ	۵۴۰/-
" ذکیہ لطیف شاہد صاحبہ	غانا	۱۰۰/-
" مختاراں صاحبہ مع بچگان	دار الصدر جنوبی ربوہ	۴۰/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب	دار العلوم شرقی ربوہ	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۳۱/-
" "	دوالیاں جٹاں	۲۰/-
" "	شیخ پور ضلع گجرات	۲۰/-
" "	ککرپہ " سیالکوٹ	۶۰/-
" "	محمد آباد فارم	۳۰/-
" "	چک ۶۱ ر ب بیدیا نوالہ	۲۳۶/-
" "	بلھڑی شاہ کریم	۱۵/-
" "	چونڈہ	۱۹/-
" "	نصرت آباد فارم	۶۰/-
محترمہ بشریٰ ظہور دین صاحبہ	دار العلوم غربی ربوہ	۱۵/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر گل حسن صاحب	دار العلوم غربی ربوہ	۱۰۰/-
" حمیدہ قدسیہ بنت مولوی ظہور حسین صاحب	"	۲۰/-
" نصیرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ	"	۵۰/-
میزان:		۳,۳۷۵ — ۰۰
سابقہ وصولی:		۶۳,۸۰۵ — ۷۵
کل وصولی		۶۶,۱۸۰ — ۷۵

دعائے نعم البدل

۳ اگست کو اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے عزیزم محمد ارشد فاروق کو چار لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا تھا جو ایک دن زندہ رہنے کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرماتے اور عزیز موصوف کو زندہ رہنے والی نرینہ اولاد سے نوازے آمین!

(والدہ مولوی محمد اجمل شاہد ایم اے۔
محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ایک عزیز دوست مکرمی نذیر احمد صاحب مکینک کا بچہ شدید بیمار ہے۔ والدین بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم بچے کو اپنے فضل سے شفا بخشے۔
نیز خاکسار مختلف عوارض سے اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(صوفی نذیر احمد سیکرٹری مال محمد آباد براستہ ٹالہی ضلع تھرپارکر)

(۲) خاکسار عرصہ چار پانچ سال سے معدہ میں خرابی اور دو ماہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے مجھ کو مکمل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(البشارت احمد کوثر معلم وقف جدید اسماعیلہ ضلع گجرات)

(۳) میرے ہم زلف مکرم برادرم چوہدری محمد اکرم صاحب ورک آف پتوکی حال بیگم کوٹ لاہور کا میو ہسپتال میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھ کر کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(مقبول احمد ذبیح۔ مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

(۴) میری بھاوجہ محترمہ کا لاہور میں آپریشن ہوا ہے نیز میری خالہ محترمہ اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب آف مردان گزشتہ دو سال سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خالد احمد شمس شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ مردان)

(۵) میرے چچا مکرم کرم دین صاحب ضلع وادر کلر کی جماعت احمدیہ ضلع جہلم کی آنکھ کے موتیا کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے مگر کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو مکمل طور پر دور فرمائے۔ آمین!

(شمس الدین ملک کارکن مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(۶) میں عرصہ تین ماہ سے بوجہ بازو کے دو جگہ کٹ ٹوٹ جانے کے تا حال بیمار چلا آ رہا ہوں۔ ابھی تک میرے بازو کی ہڈی نہیں جڑی۔ تمام احمدی بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ماہ رمضان میں میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سلطان محمد خان احمدی بیت الرحمن۔ بہاولپور شہر)

(۷) میری چچا زاد بہن محترمہ فہمیدہ بیگم دختر ملک فضل احمد صاحب آف چک جھمرہ ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہے ان کے خاوند کام کاج کرنے سے معذور ہیں۔ ذرائع آمد نہ ہونے کی وجہ سے سخت پریشان اور متفکر ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں روزگار عطا کر کے ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین (شمس الدین ملک دار العلوم شرقی ربوہ)

چوہدری محمد اکرم منہاس مرحوم

(محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے، S-۱۶/۱ گلبرگ۔ لاہور)

میں اور باقی دوست ان کو منہاس صاحب کہہ کر پکارا اور یاد کیا کرتے تھے۔ گلبرگ اور گلبرگ کے نواحی علاقوں کی رونق تھے۔ میرا اور ان کا خاص تعلق تھا۔ اخلاص، باہم اعتماد اور محبت کا تعلق جو کالج کے زمانے سے شروع ہوا۔ اس زمانے سے جب میں گورنمنٹ کالج لاہور میں نیا نیا آیا تھا اور وہ اسی کالج میں بی۔اے یا بی۔ایس سی میں پڑھتے تھے۔ دہلی دروازے والی مسجد اس زمانے میں جماعتِ لاہور کی جامع مسجد تھی۔ سب بڑے اجتماع وہیں ہوتے تھے۔ منہاس صاحب کو بحیثیت طالبِ علم وہاں بارہا دیکھا۔ اخلاص اور صدق اور خوش طبعی تین نمایاں خصلتیں جو عمر بھر ان کے ساتھ رہیں اس وقت بھی ان میں نمایاں تھیں۔ جماعتی کاموں میں آگے آگے لیکن کبھی اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھا، دوسروں کی تعریف کرنی اور دوسروں کو کریڈٹ دینا ان کا وظیفہ تھا۔

کالج کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا میں رہے۔ اسی زمانے میں غالباً ان کا تعارف حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بڑھا۔ چوہدری صاحب کی بہت باتیں سنایا کرتے جس سے معلوم ہوتا کہ وہ سلسلہ کی تعلیم کو اور سلسلہ کی آنکھوں دیکھی تاریخ اور اس کی شخصیات کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ خلافت اور قیادتِ سلسلہ کا احترام ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کو تعلیم میں درجہ بدرجہ آگے بڑھتا میں نے دیکھا۔ ان کی کثیر اولاد ماشاء اللہ بڑی ذہین اور بڑی نیک اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والی ہے، اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی سوگوار والدہ کا حافظ و ناصر ہو۔ سوائے دو تین چھوٹے بچوں کے سب تعلیم کے مراحل طے کر چکے ہیں اور زندگی میں سیٹلڈ ہیں۔ بڑے لڑکے بفضلہ تعالیٰ اپنے اپنے کاموں میں ترقی کر رہے ہیں۔

گلبرگ میں ان کا پڑوس تھا جمعہ کا اہتمام ان کے گھر ہوتا رہا جو اب بھی جاری ہے۔ رمضان میں تراویح کا انتظام بھی ہوتا تھا جمعہ اور باقی نمازوں اور تراویح میں امام منہاس صاحب خود ہوتے۔ ان کا ایک خاص ذوق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر خود پڑھنے اور بڑے غور سے پڑھنے اور دوسروں کو سنانے کا تھا۔ اس تفسیر کے ذکر سے شاید ہی کوئی محفل یا ملاقات خالی ہوتی۔ قرآن شریف کے لمبے ٹکڑے حفظ تھے خصوصاً دعاؤں والے جو وہ نمازیں عجیب انداز سے سنایا کرتے۔

دوسروں کے کام کرنا اور بڑی بے تکلفی اور مستعدی سے کرنا ان کا شیوہ تھا۔ اس میں کوئی تمیز نہ تھی واقف ناواقف جو کوئی بھی ان تک پہنچ جاتا۔ اور جہاں تک ان کے بس میں ہوتا اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے اور اس کے کام میں کوشش کرتے۔

میرے لئے ان کی اچانک وفات سخت ذاتی صدمہ ثابت ہوئی، ایسا ہی گلبرگ کے باقی دوستوں کے لئے۔ خدا تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے اور جنت میں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی اولاد پر اور متعلقین پر اس کے فضلوں اور انعامات کا سایہ ہمیشہ رہے۔ آمین

یہ لکھنا بھول گیا کہ منہاس صاحب کو گورنمنٹ آف انڈیا کی ملازمت کے زمانے میں ایک بڑی انشورنس کمپنی کے کسی کرتا دھرتا نے تاڑا اور آپ کی لیاقت اور دیانت کا ایسا قائل ہو گیا کہ وہ ان کو انشورنس بزنس میں لے گیا جس میں انہوں نے بڑی مہارت حاصل کی۔

ایک وصف منہاس صاحب میں یہ بھی تھا کہ وہ دوستوں کا حلقہ وسیع رکھتے اور تواضع کی گویا بارش ہوتی رہتی۔ وسیع حلقہ کی وجہ سے ان کو تبلیغ کا موقعہ بھی ملتا رہتا۔ وہ تبلیغ کا حق بڑے پیارے طریق سے ادا کرتے، اس کے لئے ہر قسم کا مطالعہ جاری رکھتے روٹری کلب میں بھی وہ اسی جذبہ سے داخل ہوئے۔ روٹری کی سرگرمیوں میں خوب حصہ لیا۔ کئی اور دوستوں کو اس عمدہ تحریک سے متعارف کرایا۔

منہاس صاحب کے بڑے فرزند اعجاز منہاس ہیں جو نہایت قابل آدمی انجنیئر ہیں، میرے ساتھ بچپن سے تعلق رکھتے ہیں، بہت ترقی کرنے والے اور اب گویا خاندان کے ہیڈ۔ منہاس صاحب معہ فیملی اپنی کوٹھی T-۱۶ گلبرگ ۲ میں رہتے ہیں، جیسا کہ الفضل کے ایک نوٹ میں ان کے بھائی محمد اقبال منہاس نے لکھا ہے ہیں ۳۰ ؍ جولائی کو منہاس صاحب فوت ہوئے۔ اگلے روز ان کے بیٹے اور عزیز ان کا جنازہ ربوہ لے گئے جہاں عام قبرستان میں تدفین ہوئی، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دارالذکر لاہور میں درس القرآن

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۶/۸/۷۷ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ تا نماز عصر دارالذکر لاہور میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سورۃ الحشر کا درس دیں گے۔ لاہور شہر کے تمام احباب خصوصاً خدام اور اطفال سے شرکت کی درخواست ہے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

اعلانات نکاح

(۱) پسرم عزیزم عبدالرشید صاحب ملک الیکٹریکل انجنیئر واپڈا آف راولپنڈی حال مقیم رحمان پورہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ ڈاکٹر امۃ الوسیم صاحبہ بنت محترم اسلام باری صاحب ملک آف قبولہ ضلع ساہیوال حال مقیم مسلم کالونی سمن آباد لاہور مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ اس نکاح کا اعلان محترم شیخ احمد علی صاحب آف گڑھی شاہو لاہور نے مورخہ ۱۲/۸/۷۷ بروز جمعہ بعد نماز مغرب محترم اسلام باری صاحب کی کوٹھی واقع مسلم کالونی سمن آباد لاہور میں کیا۔ عزیزم عبدالرشید ملک حضرت مولوی مہر دین صاحب آف لالہ موسیٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ اصحاب میں سے تھے کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے ہیں۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعثِ مسرت و برکت کرے۔ آمین

(عبدالحمید ملک (ریٹائرڈ) آرڈی ننس آفیسر آف راولپنڈی حال مقیم رحمان پورہ۔ لاہور)

(۲) میری بیٹی عزیزہ آنسہ نسیم صاحبہ کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر کیپٹن عبدالباری صاحب ابن برادرم ڈاکٹر کرنل محمد عبدالخالق صاحب ۱۹۱ سیکٹر E-۷ اسلام آباد مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ قادری محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ نے بتاریخ ۵ ؍ اگست ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بمقام اوکاڑہ چھاؤنی پڑھا۔ دولہا اور دلہن ہر دو مکرم میاں محمد عالم صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے پوتا اور پوتی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے

(خاکسار میاں محمد عبدالقیوم ولد میاں محمد عالم صاحب مرحوم راولپنڈی حال اوکاڑہ چھاؤنی)

درخواستِ دعا

میری بڑی بہن بیگم مجیدہ انعم زوجہ میجر ایم۔اے۔انعم مرحوم مقیم کراچی حال نشتر ہسپتال ملتان کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ مرض آخری سٹیج پر ہے اور اس کی تشخیص بھی وقت گزر جانے کے بعد ہوئی ہے۔

محترمہ حضرت منشی عبداللہ صاحب سیالکوٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ دو بچیوں کے علاوہ تین لڑکوں اور ایک چھوٹی بچی کی ذمہ داریاں ان پر ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمی سے ان کو صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار انعام الرحمن برادر اصغر بیگم میجر ایم۔اے انعم سیالکوٹی ۱۶۶/۳/ھ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس۔ کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴